وقت کا ایک اہم تقاضا

از: مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی۔

نوٹ ذیل میں وہ اپیل شائع کی جاتی ہے، جو مولانائے موصوف نے ہندوستان کے اہل علم اور صاحب استطاعت مسلمانوں کی خدمت میں نہایت دل سوزی کے ساتھ پیش کی ہے۔ اس رسالہ میں اس کی اشاعت سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مسلمانان پاکستان کے لئے ایک لمحۂ فکریہ مہیا کریں،

دراصل یہ اپیل اس لائق ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اس کی اشاعت میں سبقت کرتے کیونکہ پاکستان کا قیام محض اسی لئے عمل میں آیا تھا کہ مسلمانان ہند کو ایک ایسا خطۂ زمین میسر آجائے جس میں وہ اپنے مخصوص دینی تصورات کی اشاعت کر سکیں۔ اور دُنیا کو اسلام کی دعوت دے سکیں، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے اس باب میں بڑی مجرمانہ غفلت کا ثبوت دیا ہے۔

صد آفرین ہے ہندوستان کے مسلمانوں کو کہ انہوں نے انتہائی ناسازگار ماحول میں اسلامی لٹریچر کی نشر و اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم یہ اپیل اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ شاید اس کو پڑھ کر پاکستان کے مسلمانوں میں بھی اسی قسم کی مجلس کے قیام کا داعیہ پیدا ہو سکے۔ اس مُلک میں بھی ایک کروڑ سے زائد غیر مسلم آباد ہیں۔ جن کو اسلام کی دعوت دینا ہمارا دینی فریضہ ہے، نیز کروڑوں مسلمان ایسے موجود ہیں جن کو اسلام کے حقائق و معارف کا کوئی علم نہیں ہے، ان کو صحیح معنیٰ میں مسلمان بنانا بھی ہمارا فرض ہے

ان دو باتوں کے علاوہ تیسری بات غور طلب یہ ہے۔ کہ آج غیر مسلم مصنفین آئے دن اسلام سے متعلق ایسی کتابیں لکھ کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ جنمیں نہایت چابکدستی کے ساتھ اسلام کو ہدف اعتراضات بنایا جاتا ہے پاکستان کا انگریزی داں طبقہ ان کتابوں کو پڑھتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غیر شعوری طور پر اس کا ذہن ان اعتراضات سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ طبقہ دین سے محض برائے نام واقف ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

اندریں حالات ہمارے علماء پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ بطور خود انگریزی زبان سے واقفیت حاصل کریں، تاکہ اس زہر کا تریاق مہیا کر سکیں، ہمارے مُلک کی موجودہ حکومت کے اعلانات سے واضح ہوتا ہے کہ اگر علماء اور اغنیاء دونوں مِل کر ایک ایسا ادارہ قائم کریں۔ جس کا مقصد جماعتی اور سیاسی اغراض سے بالاتر ہو کر محض دین کی اشاعت ہو۔ تو ہمیں یقین ہے کہ حکومت مناسب مالی امداد سے دریغ نہیں کریگی

عزت مآب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب بالقابہ صدر مملکت نے واضح لفظوں میں اعلان فرمایا ہے کہ اس ملک کا آئین اسلام پر مبنی ہو گا۔ لہٰذا ہمیں یقین ہے۔ کہ اس مجوزہ ادارے کو حکومت کا پورا پورا تعاون حاصل ہوگا۔ کیونکہ جب تک مسلمانانِ پاکستان کا دماغ اسلامی نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی قانون ان کو اسلام کا پیرو نہیں بنا سکتا۔ خارج میں اسلامی انقلاب برپا کرنے سے پہلے باطن میں اسلامی انقلاب پیدا کرنا ناگزیر ہے۔ (مدیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک عرصہ سے عالم اسلام میں ایسے اسلامی لٹریچر کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے، جو اسلام کی مؤثر و طاقتور نمائندگی و ترجمانی کرے، ایمان و یقین کی بنیادیں ذہن و دماغ میں از سر نو استوار کرے۔ اس ذہنی بے چینی و انتشار کو رفع کرے، جو مغرب کی مادہ پرست اور شک آفرین تہذیب و ادب نے عالمگیر پیمانے پر پیدا کر دیا ہے۔ اور اس نئے ارتداد کا مقابلہ کرے جو ایک طوفان و سیلاب کی طرح تمام عالم میں پھیل گیا ہے، اور اسلام ایک معیّن و زندہ مذہب ہونے کی وجہ سے خاص طور پر اس کی زد میں ہے[1]

نیز دنیا کے دوسرے تعلیم یافتہ اور ذہین طبقوں میں اسلام کے صحیح اور وسیع تعارف کا ذریعہ بنے اور ان میں حقیقت کی جستجو، خدا طلبی کا ذوق، مادیت سے بیزاری، موجودہ صورت حال سے بے اطمینانی پیدا کر دے، اور ان کو اس اسلام سے مانوس و قریب کرے۔ جس سے اس کے پیروؤں کی غلط و کمزور نمائندگی یا سیاسی کشمکش نے دور کر دیا ہے،

ایسے مؤثر و صالح اسلامی لٹریچر (جس میں نسل جدید کے دماغوں کی تسکین، یا عصر حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کی صلاحیت ہو) کے فقدان یا کمی یا عدم تنظیم کی وجہ سے ایک طرف مسلمانوں کا تعلیم یافتہ و ذہین طبقہ (جو ہر ملک میں قدرتی طور پر زندگی پر حاوی اور رہنمائی اور قیادت کے منصب پر فائز ہے) ذہنی اور اندرونی طور پر اسلام کی طرف سے غیر مطمئن متشکک اور مذبذب ہے، اور کہیں کہیں کھلے طور پر اس سے باغی ہے۔ اگرچہ اس کی سیاسی مصلحتیں اور ملکی حالات اس بغاوت و انحراف کے اعلان کی اجازت نہیں دیتے، سیاست قانون سازی، تعلیم، ادب و صحافت سب اسی طبقہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہی زندگی و معاشرت میں قوم کے لئے نمونہ ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ یہی بے اطمینانی شک و نفاق اور تذبذب و اضطراب سوسائٹی کے ہر طبقہ میں پھیلتا جارہا ہے اور اندیشہ ہے کہ پورے ملک کا رخ الحاد و ارتداد کی طرف نہ ہو جائے[2]

اس تعلیم یافتہ مسلمان طبقہ میں بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی بھی ہے، جو اسلام کے صحیح مطالعہ کا ذوق رکھتے ہیں،

---

[1] مضمون "نیا طوفان اور اس کا مقابلہ" میں اس صورت حال کی مکمل تصویر پیش کی گئی ہے،
[2] عراق کے تازہ حالات اس اندیشہ کو حق بجانب ثابت کرتے ہیں،

لیکن ان کو اپنی ذہنی پیاس بجھانے اور قلب و دماغ کو مطمئن کرنے کے لئے ایسا دل آویز و دل نشین لٹریچر نہیں ملتا جو اپنے محکم استدلال، جدید اسلوب تحریر، بے لوث و مخلصانہ تبلیغ اور مطالعہ و معلومات کی وسعت، نیز حسن طباعت کے لحاظ سے "تجدید مطبوعات" کا مقابلہ کر سکے، اس کا نتیجہ ہے کہ وہ اس اسلام کی طرف سے جو ان کو عزیز بھی ہے، مایوسی و احساس کہتری کا شکار ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اسلام اپنا دور ختم کر چکا ہے اور وہ عصر جدید کے لئے کوئی پیغام اور رہنمائی نہیں رکھتا۔

دوسری طرف غیر مسلم تعلیمیافتہ طبقہ اسلام کی طرف سے بالکل اندھیرے میں ہے۔ وہ ایک ملک میں ساتھ اور دوش بدوش رہنے کے باوجود اسلام سے اتنا ناواقف اور ناآشنا ہے۔ جتنا کہ کسی ایسے ملک کے باشندے ہو سکتے ہیں، جہاں اسلام کے قدم آج تک نہیں پہونچے، ان میں سے بہت سے طالب حق اور سلیم الطبع افراد ہیں، جن کو اسلام سے ناواقفیت ہے، عناد نہیں، اس طبقہ کو دینے کے لئے ہمارے پاس انگریزی کی مشکل سے دو چار کتابیں ہیں (جو بدقسمتی سے سہل الحصول نہیں) اور ہندی کی شاید اتنی بھی نہیں، اردو کی بھی وہ کتابیں بہت کم ہیں جو اطمینان و اعتماد کے ساتھ ان کے ہاتھوں میں دی جا سکیں، اور ان کی ضروریات کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہوں۔

ان حقائق کے احساس اور ان خطرات کے اندازہ نے جو اس خلا کی وجہ سے عالم اسلام کو بالعموم اور ہمارے برعظیم کو بالخصوص درپیش ہے۔ بعض سوچنے والوں کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ ایک ایسی تصنیفی و اشاعتی مجلس (اکاڈیمی) کی تشکیل کریں جو ہر قسم کی جماعتی و سیاسی اغراض سے بالاتر ہو کر اسلام و انسانیت کی یہ خدمت انجام دے، اور اپنے وسائل و مواقع کی بقدر اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرے، جو جدید انقلاب کے بعد بڑی شدت سے محسوس ہونے لگا ہے، ملک میں ایسے دردمند، صاحب فہم و مخلص حضرات کی کمی نہیں جو بجائے خود اس خلا کو محسوس کرتے ہیں اور وہ اس گزارش میں اپنے دل کی ترجمانی پائیں گے۔ ایسے سب حضرات سے ہم کو تعاون کی امید ہے

اس مجلس کے متعلق سر دست چند گزارشات پیش ہیں،

(۱) اس مجلس کا نام "مجلس تحقیقات و نشریات اسلام" ہوگا۔

(۲) فی الحال یہ مجلس ندوۃ العلماء کے ایک شعبہ کی حیثیت سے کام کرے گی۔ جو ایک منظم و قابل اعتماد ادارہ ہے اس کی وجہ سے اسے وہ سہولتیں حاصل ہوں گی۔ جن کی ایک مجلس کو ابتدائے قیام میں ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ اس تعلیمیافتہ طبقہ کی دینی رہنمائی و تسکین ندوۃ العلماء کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے اس لئے درحقیقت یہ اس کے ایک ایسے ارادہ کی تکمیل ہے، جو شروع میں اس کے بانیوں کے پیش نظر تھا۔

(۳) یہ مجلس فی الحال چار زبانوں میں تصنیف و اشاعت کا کام کرے گی۔ ۱۔ اردو، ۲۔ ہندی، ۳۔ انگریزی، ۴۔ عربی ان چاروں زبانوں میں مجلس کے پاس اشاعت کے لئے کچھ نہ کچھ چیزیں موجود ہیں، ان زبانوں کے علاوہ مجلس کوشش کرے گی کہ ہندوستان کی علاقائی زبانوں میں بھی اس کے لٹریچر کا ترجمہ و اشاعت ہو، اور اس کے لئے وہ مختلف صوبوں کے اداروں اور اہل قلم اور اہل وسائل کو آمادہ کرے گی۔

(۴) مجلس کی اعانت کے حسب ذیل ذرائع ہو سکتے ہیں۔

۱۔ سب سے بڑی اعانت و رفاقت مجلس کی مطبوعات ولٹریچر کو صحیح جگہوں پر پہونچانا اور ان کی تبلیغ و اشاعت ہے جن لوگوں کو کتابیں پہنچائی جائیں ان سے مستقل رابطہ پیدا کرنا اور ان کے تاثرات کی پرورش و ترقی کی فکر کرنا ہے مجلس کو ایسے رفقاء کی سخت ضرورت ہے جو ملک کے حصوں اور آبادی کے مختلف تعلیمیافتہ طبقوں میں اس مجلس کی "سفارت" اور اس کے لٹریچر کی اشاعت کی خدمت حسبۃً للہ انجام دیں۔ اور مجلس کو اپنی سرگرمیوں اور اپنی کوششوں کے نتائج اور اپنی ضرورتوں اور مشوروں سے مطلع کریں مجلس کا سب سے بڑا سرمایہ یہی مخلص و سرگرم رفقاء ہیں،

۲۔ مجلس کے کاموں کے لئے مستقل و غیر مستقل عطیے، لائف ممبری کی فیس جو پانچسو روپیہ ہوگی، لائف ممبر کو تمام مطبوعات ہمیشہ (بلا قیمت) فراہم کی جائیں گی۔[1]

ہمیں اُمید ہے کہ آپ اپنے تاثرات سے مطلع فرمائیں گے۔ اور جواباً تحریر فرمائیں گے کہ آپ اس مجلس سے کس قسم کا تعاون اور اس کی کیا امداد فرما سکتے ہیں،

پتہ:۔ مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ،

ماہنامہ اسلامی دُنیا دیوبند

جس میں ہر ماہ جلیل القدر علماءِ دیوبند کی زیر سرپرستی ایک مستند عالم کا کیا ہوا بخاری شریف کا اردو ترجمہ اور عام فہم تفہیم اور حضرت شیخ الهند مولانا محمود حسن صاحبؒ (جنکے فیضانِ علم نے حضرت مولانا سید حسین احمد صاحبؒ اور مولانا انور شاہ صاحبؒ جیسی برگزیدہ ہستیوں کو جنم دیا) کی ایک نادر و نایاب تقریر پیش کی جا رہی ہے ——— اسکے علاوہ مولانا جامیؒ کی ایک نایاب تالیف شواہد النبوت کا اردو ترجمہ (۸۹۰ھ کے ایک قلمی نسخے سے) مشہور محدث امام ابن جوزی بغدادیؒ کی تالیف لطائف علمیہ کے اقتباسات، اکابراتِ محمدیہؐ، ارشاداتِ حکیم الامتؒ اور دوسرے مفید اور دلچسپ علمی، ادبی، تاریخی اور سیاسی مضامین ہر ماہ ہدیۂ ناظرین کئے جا رہے ہیں۔

اسلامی دنیا دیوبند کے حضرات نمونہ مفت طلب فرمائیں۔　　سالانہ قیمت:۔ پانچ روپے

فی پرچہ:۔ آٹھ آنے

پتہ:۔ ماہنامہ اسلامی دنیا دیوبند۔ (یو۔ پی) انڈیا

---

[1] ہم کو خوشی ہے کہ سکندر آباد (حیدر آباد) کے مشہور مسلمان تاجر ایچ ایم حسین صاحب نے اپنے ایک ہزار کے عطیے سے اس کی ابتدا کر دی ہے